© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں یعنی میں خود اپنے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ میرے بھائی صاحبان نے میرا بہت سا حق دبایا ہوا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ میں اہلحدیث ہو گیا تھا اور میرے بھائیوں نے والد صاحب کو غلط باتیں بتلا کر میرے خلاف کر دیا اور ان کی موت اچانک واقع ہو گئی اور میرے بھائیوں نے میرا سارا حق غصب کر لیا ہے۔ کیا ان کی کوئی چیز جو میرے حق سے کم ہو، میرے ہاتھ آجائے، چوری دبا سکتا ہوں یا نہیں؟

(سائل، حافظ الطاف الرحمان، محلہ قصوریاں قصبہ شرقپور کلاں، ضلع شیخوپورہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق الصواب، اقول وباللہ التوفیق!

بشرطِ صحتِ سوال، واضح ہو کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ اپنا حق برادری کی پنچایت یا بذریعہ نالش حاصل کرنے کی کوشش کریں یا پھر معاف کر دیں۔ اگر آپ یہ دونوں کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یا آپ میں اتنی ہمت نہیں ہے تو پھر مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کے عموم کے مطابق آپ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کی کوئی ایسی چیز چوری دبا سکتے ہیں جس کی مالیت آپ کے حق سے کچھ بھی زائد نہ ہو، ورنہ آپ بھی چور اور ظالم قرار پائیں گے۔

۱۔ "الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدیٰ علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین ○ (البقرۃ، پ۲، رکوع ۸)

کہ "عزت والا مہینہ عزت والے مہینہ کے برابر ہے اور ہتک حرمت کا یہی بدلہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے، اس سے اس کی زیادتی کے برابر بدلہ لو اور اس سے زیادہ بدلہ لینے میں خدا سے ڈرو اور جانو خدا کی مدد ڈرنے والوں کے ساتھ ہے"

۲۔ "وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین" (پ ۱۴ رکوع ۲۲)

"اور اگر زیادتی کا بدلہ لینا چاہو تو اس قدر لیا کرو جس قدر تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر صبر کرو تو صبر کرنا صابروں کے حق میں بہتر ہے۔" (ترجمہ ثنائیہ)

۳۔ "والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون" (الشوریٰ، آیت: ۳۹)

"اور وہ لوگ (مسلمان) جب ان پر کسی طرف سے ظلم ہوتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں"

۴۔ "وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا و اصلح فاجره علی الله انه لا یحب الظالمین" (الشوریٰ: ۴۰)

"برائی کا بدلہ برائی جتنا ہے جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے پاس ہے۔ یقیناً وہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔"

۵۔ "ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل" (الشوریٰ)

"اور جو اپنی مظلومی کے بعد بدلہ لے تو ان لوگوں پر الزام نہیں ہوگا (کہ انہوں نے ظلم یا ناجائز کام کیا ہے)

کوئی ان آیاتِ مقدسہ کی کچھ بھی تفسیر کرے مگر یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن مجید عیسائی راہبوں اور گوتم بدھ کے بھکشوؤں کی طرح اپنے پیروؤں کو ظالم کے سامنے مسکین اور بے بس بننے کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا بلکہ قرآن مجید عین انسانی فطرت کے مطابق جہاں وہ اپنے پیروؤں کو جہانبانی کے گر سکھاتا ہے، وہاں یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ وہ اپنے حقوق اور عزتِ نفس کی حفاظت بھی کریں۔ اور جب کوئی ظالم ان کے عفو و درگذر سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور عفو و درگذر کو کمزوری اور بے حمیتی پر محمول کرے تو اس سے بدلہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ انتقامی کارروائی میں ظلم و جور کو راہ نہ ہو مختصر یہ کہ زیر بحث مسئلہ میں فقہاء کے چار قول ہیں:

۱۔ ظالم سے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے۔ خواہ حق نقصان کی جنس سے ہو یا غیر جنس سے۔ ایک قول کے مطابق امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے۔

۲۔ صرف نقصان کی جنس سے اپنا حق پورا کرنا چاہیے کہ "جزاء سیئة سیئة مثلها" سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ جناب مرید اور حنفیہ کی یہی رائے ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳ - حق حاکم کے ذریعے واپس لینا چاہیئے - اپنے طور پر واپس لینا جائز نہیں - جیسے کہ قرآن میں ہے:
"لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل"

۴ - اپنا حق خود بھی واپس لینا واجب ہے - ابو سلیمان اور ان کے اصحاب اور امام حزم اور دوسرے قول کے مطابق امام شافعی کا بھی فتویٰ ہے - ملاحظہ ہو سبل السلام ج ۳، ص ۶۸ باب العاریۃ -
مگر ہمارے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے - کیونکہ مذکورہ آیات مقدسہ میں جہاں اپنا حق وصول کر لینے کا اشارہ ہے وہاں عفو و درگذر کو بھی ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے اور احادیث صحیحہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے - احادیث یہ ہیں:

۱ - "عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ھند ابنت عتبۃ قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اباسفیان رجل شحیح ولیس یعطینی مایکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف"
(صحیح بخاری ص ۸۰۸، ج ۲، باب نفقۃ المرأۃ بالمعروف، کتاب النفقات)
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ شکایت کی کہ میرا خاوند ابو سفیانؓ مجھے اور میرے بچے کو ضرورت کے مطابق خرچ نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کی بےخبری میں لے لوں، تو آپؐ نے فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔"

۲ - "عن عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک تبعثنا فننزل بقوم لا یقروننا فما تریٰ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منہم حق الضیف الذی ینبغی لھم" (صحیح بخاری ص ۹۰۶، ج ۲، اکرام الضیف وخدمتہ")
حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسولؐ سے عرض کی کہ آپ ہم کو جہاد، تبلیغ یا سفارت کے سلسلہ میں اطراف واکناف میں روانہ کرتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جاتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتی، تو پھر ہم کیا کریں؟ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ تمہاری مناسب مہمانی کرنے کا فیصلہ کر لیں تو فبہا، ورنہ (جس طریقہ سے ممکن ہو) اپنی مہمانی وصول کر لیا کرو"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان دونوں صحیح حدیثوں کے عموم سے معلوم ہوا کہ اپنا حق جس طریقہ سے بھی بن آئے، اسے لینا جائز ہے۔ چونکہ غاصب ظالم ہیں اور ظلم سے روکنا ظالم کے مفاد میں ہے، اس لئے جس طریقہ سے بھی ممکن ہو، ظالم کو ظلم سے روکنا چاہیئے۔

۳۔ صحیح بخاری میں ہے:

"عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ننصرہ مظلوما فکیف ننصرہ ظالما قال تاخذ فوق یدیہ" (صحیح بخاری ص ۳۳۱ باب اعن اخاک ظالما او مظلوما)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو میں نے کہا، کہ حضرت، مظلوم کی مدد کی وجہ تو معلوم ہی ہے، مگر ظالم کی مدد چہ معنی دارد؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روک دیا جائے۔"

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظالم اور غاصب سے اپنا حق واپس لینا دراصل اسکے ساتھ تعاون ہے اور دراصل اس کی مدد کرنا ہے۔

فیصلہ:

ان قرآنی آیاتِ مقدسہ، احادیثِ صحیحہ اور پھر مذکورہ اقوالِ فقہاء کے مطابق اس امر کی گنجائش ہے کہ ظالم اور غاصب بھائیوں سے صرف اپنا حق چوری چھپے واپس لیا جا سکتا ہے اور اپنے حق سے زیادہ ایک پائی بھی حرام اور چوری قرار پائے گی۔ اگر حاکم یا پنچایت کے ذریعہ اپنا حق واپس لیا جائے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم!

© rasailojaraid.com